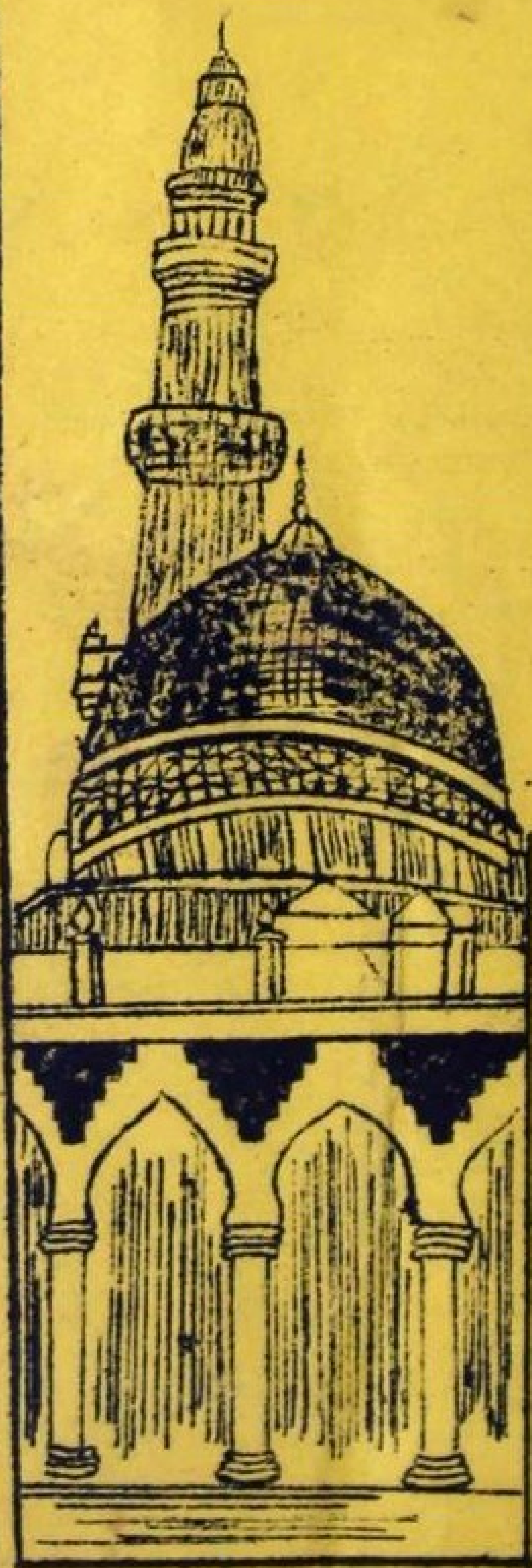


# بزمِ نعت

و

# منقبت

مرتّب

سیّد سلطان احمد کیفؔ

دار الاشاعت اہلسنّت

پکّی بازار - بنارس کینٹ

(۲۵ پیسے)

سلسلۂ اشاعت ۴۲

# بزمِ نعت و منقبت

شعرائے

| | |
|---|---|
| اعلیٰ حضرت بریلوی | محدث اعظم کچھوچھوی |
| حضرت شاہد فاخری | حضرت سلیم اللہ قادری |
| سیماب اکبر آبادی | ظفر علیخاں ظفر |
| علامہ اقبال | سر کشن پرشاد |
| جگر مراد آبادی | اقبال سہیل اعظمی |
| مولانا ضیاء القادری | اثر زبیری |
| شفیق جون پوری | جگناتھ آزاد |
| نصر اللہ خاں عزیز | نارش پرتاپ گڈھی |
| یحییٰ اعظمی | آرزو سہارنپوری |
| مجروح سلطانپوری | خمار لکھنوی |
| ماہر القادری | حمید لکھنوی |
| ساجد صدیقی | اثیر کرسوی |

مرتب
ڈاکٹر سید سلطان احمد کیف



پیش کردہ

دار الاشاعت اہلسنت
۵/۱۲ پکی بازار، بنارس کینٹ

(۲۵ پیسے)

# پیش لفظ

خدا کا ہزار شکر ہے کہ دار الاشاعت اہلسنت بنارس کمالِ عزم واستقلال کے ساتھ اپنی منزلِ مراد کی طرف بڑھتا چلا جارہا ہے۔

ادارہ اس مختصر سے وقفہ شہادت امام حسین رسوم محرم اور تعزیہ، خلفائے راشدین اور امیر معاویہ کے بعد "زیر نظر رسالہ" بزم نعت و منقبت "کو ربیع النور کے مبارک موقع پر پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ جسے ایک خوش فکر شاعر جناب ڈاکٹر سید سلطان احمد صاحب کیفؔ نے بڑی عقیدت و محبت کے ساتھ ترتیب دیا ہے۔

امید ہے ناظرین کرام اسے سراہینگے اور اپنے ایمانی قلوب کو منور و مزکّی فرمائینگے۔

منیجر:۔ مبین احمد چشتی

۶ر جولائی ۱۹۶۵ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

## درود وسلام، بحضورِ خیر الانام :-

اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں صاحب رضاؔ بریلوی رح

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ رسالت پہ لاکھوں سلام

مہرِ چرخِ نبوت پہ روشن درود
گلِ باغِ رسالت پہ لاکھوں سلام

عرش کی زیب و زینت پہ عرشی درود
فرش کی طیب و نزہت پہ لاکھوں سلام

خلق کے دادرس، سب کے فریاد رس
کہفِ روزِ مصیبت پہ لاکھوں سلام

ہم غریبوں کے آقا پہ بےحد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا
اس جبینِ سعادت پہ لاکھوں سلام

سیدھی سیدھی روش پر کروروں درود
سادی سادی طبیعت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضاؔ
مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

حضرت محدثِ اعظم۔ سید کچھوچھوی رح

خدائی میں خدا کے جب پیارے کا پیام آیا
تو جھوما عرشِ اعظم وجد میں بیت الحرام آیا

وہی فصلِ درود آئی، وہی دورِ سلام آیا
مبارک عید میلاد النبی کا پھر پیام آیا

کسی نے مجھ سے جب پوچھا کہ تیرا کون حامی ہے
تو بس بے ساختہ میری زباں پر تیرا نام آیا

میں صدقے اسمِ احمد کے، میں قرباں نام نامی پر
ترا ہمنام ہونا حشر کے دن میرے کام آیا

اسی نے کر دیا سید کو سید جب کہیں پہونچا
تو اٹھا شور وہ دیکھو محمدؐ کا غلام آیا

**حضرت مولانا سید شاہد فاخری صاحب الہ آبادی**

اسیرِ حلقۂ گیسوئے یار کیا کہنا
حصولِ کیفِ مسلسل بہار کیا کہنا

ہر ایک گام پہ ملتی ہے منزلِ مقصود
کمالِ عزمِ غریب الدیار کیا کہنا

ز فرق تا بہ قدم بن گیا مجسّم نور
تری نگاہ کا امیدوار کیا کہنا

نگاہِ شوق کے موتی قبول فرمائیے
مرے حبیب، مرے غمگسار کیا کہنا

بنے گا نقشِ کفِ پائے مصطفےٰ شاہد
مرے مزار کا لوحِ مزار کیا کہنا

**حضرت مولانا صوفی سلیم اللہ قادری**

ساقیٔ حوضِ کوثر پہ لاکھوں سلام
شافعِ روزِ محشر پہ لاکھوں سلام

ثانیِ اثنین فی الغار کو آفریں
پیارے صدیق اکبرؓ پہ لاکھوں سلام

اللہ اللہ جاہ و جلالِ عمرؓ
دینِ حق کے دلاور پہ لاکھوں سلام

جامعِ علم عثمانؓ، روحِ وفا
زوجِ بنتِ پیمبر پہ لاکھوں سلام

شاہِ مرداں علیؓ، بابِ علمِ نبیؐ
فاتحِ بابِ خیبر پہ لاکھوں سلام

سیّدہ فاطمہؓ، طاہرہ، ساجدہ
سرورِ دیں کی دختر پہ لاکھوں سلام

ہم شبیہِ پیمبرؐ امام حسنؓ
راکبِ دوشِ سرور پہ لاکھوں سلام

کربلا کے مجاہدؓ پہ لاکھوں درود
ساجدِ زیرِ خنجر پہ لاکھوں سلام

راہِ حق میں کیا جس نے خود کو فدا
اس جواں سالِ اکبرؓ پہ لاکھوں سلام

گل تو گل ہیں کلی پر بھی لاکھوں درود
یعنی معصوم اصغرؓ پہ لاکھوں سلام

عرض کر سر جھکا کر ادب سے سلیم
اہلبیتِ مطہر پہ لاکھوں سلام

## سلام و پیام، بحضورِ صحابہؓ کرام

حضرت سیماب اکبر آبادی رح

صلوٰۃ اُن پر، سلام اُن پر، اور ان کے سرکار البطحیٰ پر
اور انکی اسلام دوستی پر، اور انکی معصوم زندگی پر

زکوٰۃ کے ذوق میں جو تھا انحطاط بوبکرؓ نے مٹایا
جو سو رہے تھے انہیں جگایا، جو گر پڑے تھے انہیں اٹھایا

عمرؓ کے درے نے بادہ نوشی و خود فروشی کا کفر توڑا
کمال عدل و وداد سے راستہ مساوات کا سکھایا

غنی تھے عثمانؓ، قوم مسلم کو دعوتِ غیرت دغنا دی
خزانۂ وحی جمع کر کے ہلاکتِ روح سے بچایا

علیؓ نے فیضِ یداللّٰہی سے اساسِ ملت کو قوتیں دیں،
جہان کبر دانانیت کا بزور شمشیر سر جھکایا

یہ چار دانگِ جہاں میں عہدِ نبیؐ کی ہیں یادگار چاروں
عناصر اربعِ خلافت بھرے چمن کی بہار چاروں

انھوں نے جو رنگ کر دیا دورِ جاہلیت کے اہرمن کو
کمال علم و شعور سے تھے یگانۂ روزگار چاروں

ضیائے توحید نورِ عرفاں، فروغِ دیں، پرتوِ رسالت
خدا کے طاعت گذار چاروں، رسول کے غمگسار چاروں

جسے محمدؐ کے واسطے سے خدا کے ہاتھوں نے خود بنایا
ستون اس ایوان کے چار ہیں یہ گر بڑے استوار چاروں

صلوٰۃ اُن پر، سلام اُن پر.....

## مولانا ظفر علی خاں ظفرؔ

میں بھی ہوں ابن ابی طالبؓ کا اک ادنیٰ غلام — میری آنکھوں میں ہے جنکی سطوتِ مرحب فگن
میں ابوبکرؓ و عمرؓ پر بھی ہوں سو جان سے نثار — مجھ سے سیکھے کوئی انکے نام چمکانے کا فن
گنبدِ خضریٰ شہادت دے رہا ہے آج تک — پائنتی ہے خواجۂ کونین کی ان کا وطن
لرزہ ہوجاتا تھا طاری کفر کے اندام پر — ابروِ صدیقِ اکبر پہ جو پڑتی تھی شکن
جب عمرؓ کا نعرۂ مستانہ ہوتا تھا بلند — نشہ ہوجاتا تھا روما اور ایراں کا ہرن
اسمیں بوبکرؓ و عمرؓ ہوں یا ہوں عثمانؓ و علیؓ — سب کی خوشبو سے مہکتا ہے خلافت کا چمن

زندۂ و پائندہ ہے وہ دل الیٰ یوم التناد
جسمیں ان چاروں کی الفت کا ہے دریا موجزن

## شاعرِ مشرق علامہ اقبالؒ

اک دن رسولِ پاکؐ نے اصحاب سے کہا — دیں مال راہِ حق میں جو ہوں تم میں مالدار
ارشاد سن کے فرطِ خوشی سے عمرؓ اٹھے — اس روز ان کے پاس تھے درہم کئی ہزار
دل میں یہ کہہ رہے تھے کہ صدیقؓ سے ضرور — بڑھ کر رکھیگا آج قدم میرا راہوار
لائے غرض کہ مال رسولِ امیں کے پاس — ایثار کی ہے دست نگر ابتدائے کار
پوچھا حضور سرورِ عالمؐ نے اے عمرؓ — اے وہ کہ جوشِ حق سے ترے دل کو ہے قرار
رکھا ہے کچھ عیال کی خاطر بھی تو نے کیا — مسلم ہے اپنے خویش و اقارب کا حق گذار
کی عرض نصف مال ہے فرزند و زن کا حق — باقی جو ہے وہ ملتِ بیضا پہ ہے نثار
اتنے میں وہ رفیقِ نبوت بھی آگیا — جس سے بنائے عشقِ محبت ہے استوار
لے آیا اپنے ساتھ وہ مردِ وفا پرست — ہر چیز جس سے چشمِ جہاں میں ہو اعتبار

بولے حضورؐ چاہیئے فکرِ عیال بھی
کہنے لگا وہ عشق و محبت کا راز دار
اے تجھ سے دیدۂ مہ و انجم فروغ ہیں
اے تیری ذات باعثِ تکوینِ روزگار

پروانے کو چراغ ہے بلبل کو پھول ۔ بس!
صدیقؓ کے لئے ہے خدا کا رسُول ۔ بس!

مہاراجہ سرکشن پرشاد ۔ صدرِ اعظم سابق دولتِ آصفیہ

اے احمدِ مرسل، فخرِ عرب، اے مظہرِ حق، اے حامیِ دیں
سلطان ہے تو سلطانوں کا، مختار ہے تو مختاروں کا
اے علمِ لدنیؔ کے ماہر، گو کہنے کو تو اُمّی تھا،
تھا راز ترے سینے کے اندر قرآن کے یہ سیپاروںکا
بوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و علیؓ، تھے چار عناصر ملت کے
یہ چاروں نبیؐ کے شیدا تھے، لو نام ادب سے چاروں کا
مہرِ نبوت سے انجم یہ کسبِ تجلّی کرتے تھے
بخت رسا تھا برجِ شرف میں تیرے چاروں یاروں کا
بادۂ عرفاں ملتا ہے، یاں وحدت کے میخانے سے
شادؔ مقدر فضلِ خدا، جاگا اب مے خواروں کا

حضرت جگرؔ مرادآبادی

ہر زمانے میں پیمبر بھی نبی بھی آئے
مصلحِ ملی و ملکی بھی رشی بھی آئے
حق کے جوئندہ بھی اور حق کے ولی بھی آئے
واقفِ محرمِ سرِّ ازلی بھی آئے

آئے دنیا میں بہت پاک مکرم بنکر
کوئی آیا نہ مگر رحمتِ عالم بنکر

کس نے جام مئے توحید پلایا سب کو — کس نے پیغام مساوات سنایا سب کو
راستہ کس نے حقیقت کا دکھایا سب کو — کس نے اس حسن کا دیوانہ بنایا سب کو

تم نے دیکھا ہے بہت دفتر پیغام اس کا
اور ایسا کوئی گذرا ہو تو لو نام اس کا

تم میں صدیق سے گذرا ہو تو للہ دکھاؤ — تم نے فاروق سا دیکھا تو للہ دکھاؤ
کوئی عثمان سا آیا ہو تو للہ دکھاؤ — کوئی حیدر سا جو پایا ہو تو للہ دکھاؤ

ثانی احمد بے میم تو کیا لاؤ گے
انکی امت کی مثالیں بھی نہیں پاؤ گے

## حضرت اقبال سہیل اعظمی

احمد مرسل فخر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم — حسن سراپا خیر مجسم صلی اللہ علیہ وسلم
سیدنا صدیق اکبرؓ پہلے مصدق پہلے مبشر — امت مرحومہ ہیں ارحم صلی اللہ علیہ وسلم
جن کے پاؤں کا ہے یہ پایا آپؐ بن موئی نے لگایا — وہ محبوب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
ہیبت یہاں کا یہ اثر ہے، زلزلہ افگن نام عمرؓ ہے — گردن باطل آج بھی ہے خم صلی اللہ علیہ وسلم
گنبد سبز کے بسنے والے ماہ رسالت کے دو ہالے — آج بھی دونوں ساتھ ہیں ہمدم صلی اللہ علیہ وسلم
وہ بھی فدائے حکم نبی ہیں سیدنا عثمان غنی ہیں — نور کی دو موجوں کے سنگم صلی اللہ علیہ وسلم
اور وہ چوتھے رکن خلافت طرۂ تاج مجد و شرافت — پیکر رافت جود مجسم صلی اللہ علیہ وسلم
سعدؓ و سعیدؓ زبیرؓ و طلحہؓ ابن عوفؓ اور ابو عبیدہؓ — گلکدۂ دیں ہے جن سے خرم صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت مولانا ضیاء القادری بدایونی

ہیں صفات و ذات کا آئینہ خط و خالِ احمدِ مجتبیٰ
ہمہ تن تجلی ذاتِ رب ہے جمالِ احمدِ مجتبیٰ

ہے محال تا بہ ابد کوئی ہو مثالِ احمدِ مجتبیٰ
کہ جہانِ حسن میں بے بدل ہے جمالِ احمدِ مجتبیٰ

ہے کلامِ صدق بیانِ حق جو مقالِ احمدِ مجتبیٰ
تو لبِ طہور ہے بالیقیں یہ زلالِ احمدِ مجتبیٰ

بخدا جمالِ خدا نما ہے جمالِ احمدِ مجتبیٰ
سرِ عرش خالقِ حسن سے ہے وصالِ احمدِ مجتبیٰ

ہیں خدا کی قدرتیں آئینہ ہے کلامِ حق سے یہ رونما
کہ ہر ایک معجزہ بالیقیں کمالِ احمدِ مجتبیٰ

ہے کوئی صحابیٔ با صفا ہے کوئی موذنِ خوشنوا
یہ سعید سعدؓ ہیں یہ انسؓ یہ بلالؓ احمدِ مجتبیٰ

کسی مہ جبین سے پوچھئے، کسی تاجدار سے پوچھئے
وہ جمالِ احمدِ مجتبیٰ وہ جلالِ احمدِ مجتبیٰ

جو صحابہ پر ہیں فریفتہ جو ہیں اہلبیت پہ شیفتہ
وہ خدا رسیدہ ہیں بالیقیں بخدا آلِ احمدِ مجتبیٰ

ہیں رئیس عالم جزو کل ہیں شہ انام و شہِ رسل
یہ ہے شانِ احمدِ مجتبیٰ یہ ہے حالِ احمدِ مجتبیٰ

میں یہ سمجھوں تاجِ شہی ملا۔ مرا بختِ خفتہ چمک گیا
ملے سر پہ رکھنے کو اے ضیاؔ، جو نعالِ احمدِ مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہٗ ← حضرت اثر زبیری لکھنوی

اے جگر گوشۂ دامادِ رسولِ عربی
مرحبا راہِ محبت میں فنا ہو جانا

کربلا جا کے حقیقت یہ عیاں ہوتی ہے
کیوں ہے ارزانی خونِ شہدا ہو جانا

یاد کرتا ہوں تو اکبار تڑپ اٹھتا ہوں
دردِ مسلم کیلئے تیرا دوا ہو جانا

آتشیں رنگ یہ لختِ دلِ زہرا کا "لہو"
سرِ مظلوم کا وہ تن سے جدا ہو جانا

ایک شعلہ کی طرح دل میں بھڑک اٹھتا ہے
آہ وہ کوفیوں کا محوِ جفا ہو جانا

## فخر مشرق حضرت شفیق جون پوری رحہ

نظر آتی ہے گلشن میں ہوا ناسازگار اپنی
گلِ باغِ خلیلی بھیج دے بادِ بہار اپنی

طریقِ مصطفےٰ کو چھوڑنا ہے وجہ بربادی
اسی سے قوم دنیا میں ہوئی بے اقتدار اپنی

ہمیں کرنا ہے شاہنشاہِ بطحا کی رضاجوئی
وہ اپنے ہو گئے تو رحمتِ پروردگار اپنی

خوشا وقتیکہ ہم کو ڈھونڈھتا آئیگا محشر میں
جسے خود ڈھونڈھتی ہو گی نگاہِ بیقرار اپنی

بنے گی گرمیٔ خورشید محشر خنکیِ باغِ خلعت کی
وہ جدم لیکے آئیں گے نسیم خوشگوار اپنی

اٹھ اے امت کے والی کفر دھمکاتا ہے مسلم کو
علیؓ کو بھیجدے آجائیں لے کر ذوالفقار اپنی

وہ بیٹھے ہوں اٹھا ہو بارگاہِ پاک کا پردہ
کہانی در پہ کہتا ہو شفیق جاں نثار اپنی

## حضرت جگن ناتھ آزاد

سلام اس ذاتِ اقدس پر سلام اس فخرِ دوراں پر
ہزاروں جس کے احسانات ہیں دنیائے امکاں پر

سلام اس پر جو آیا "رحمۃ اللعالمیں" بن کر
پیامِ دوست لے کر "صادق الوعد" وہ امیں بنکر

سلام اس پر جلائی شمعِ عرفاں جسنے سینوں میں
کیا حق کے لئے بیتاب سجدوں کو جبینوں میں

سلام اس پر بنایا جس نے دیوانوں کو فرزانہ
مئے حکمت کا چھلکایا جہاں میں جسنے پیمانہ

بڑے چھوٹے میں جس نے اک اخوت کی بنا ڈالی

زمانے سے تمیزِ بندۂ و آقا مٹا ڈالی
سلام اس پر فقیری میں نہاں تھی جس کی سلطانی
رہی زیرِ قدم جسکے شکوہ و شانِ خاقانی
سلام اس ذاتِ اقدس پر حیاتِ جاودانی کا
سلام آزاد کا، آزاد کی رنگیں بیانی کا

مولانا نصر اللہ خاں عزیز

اے عمرؓ اے پیکرِ عزم و جلالِ بے پناہ
ہے جہاں بالا زمیں اونچی سبسے تیری بارگاہ
دور رہتا تھا ترے رستے سے ابلیس لعیں،
اس قدر محفوظ تھی دین عمرؓ کی شاہراہ
قیصر و کسریٰ کے تاج و تخت کا وارث کیا
اللہ اللہ کیا بڑھایا حق نے تیرا عز و جاہ
حضرت حق کی زباں تر ہے تری توصیف میں
کہتے ہیں فاروق تجھکو خود رسول دیں پناہ
تو اشداء علی الکفار کا مصداق ہے
بھاگتی ہے نام سے تیرے شیاطین کی پناہ
جو ترا دشمن ہے وہ اسلام کا بھی ہے عدو
دوست جو تیرا ہے وہ ہے دین کا بھی خیر خواہ

حضرت نازشؔ پرتاپ گڈھی

سلام اے حضرت عثماں اے شہکار مظلومی
ترے مرقد پہ ہوتے ہیں در شبنم نثار ابتک
حیا و شرم تیری ذات بابرکات پر نازاں
فرشتے ہو رہے ہیں تیرے مرقد کے نثار ابتک
تری مظلومی و بے چارگی کا لطف آتا ہے
تو کہہ اٹھتی ہے دنیا آفریں بے اختیار ابتک
یہ دنیا ہے یہاں آئے بڑے صبر و رضا والے
مگر تجھ سا نہ ہو پایا کوئی عالی وقار ابتک

جز اک اللہ تیرے خونِ دل کی آبیاری سے حدودِ گلشنِ ملت میں ہے رنگِ بہار اب تک

دل و جانم فدائے ابنِ عفانِ مکرم را
خدا رحمت کند بر روحِ عثمانِ معظم را

حضرت یحییٰ اعظمی

فروغ دیں ہے کیا؟ اعجازِ ایمان صحابہ کا بیاں ہو وصف کیونکر ذوقِ عرفانِ صحابہ کا
ہے اسلام آجتک ممنونِ احسان صحابہ کا بھلا کیا پوچھتے ہو مرتبہ شانِ صحابہ کا

یہ فرمانِ نبی ہے سب کے سب نجمِ ہدایت ہیں
یہ سب آئینہ دارِ جلوۂ مہرِ رسالت ہیں

انھیں کے دم سے ابتک ہر جہاں اسلام زندہ ہے خدا کا نام زندہ ہے، نبی کا نام زندہ ہے
زبانِ وحی کا ہر نغمۂ الہام زندہ ہے خدا کے دو جہاں کا آخری پیغام زندہ ہے

خدا نے خود جنھیں وارث بنایا ہے خلافت کا
ہے جنکی زندگی معیارِ اسلامی شرافت کا

قسم ہے حضرتِ صدیقؓ کے رنگِ جمالی کی قسم ہے حضرتِ فاروقؓ کی شانِ جلالی کی
قسم عثمانؓ کے صبر و رضا کی بےمثالی کی قسم ہے فاتحِ خیبرؓ کی شمشیرِ ھلالی کی

قسم ہے عاکفانِ صفہ کے ذوقِ عبادت کی
قسم ہے کشتگانِ بدر کے خونِ شہادت کی

جو اہلِ حق ہیں دم بھرتے ہیں وہ انکی محبت کا دلوں میں جذبۂ بیتاب رکھتے ہیں عقیدت کا
علی الاعلان کرتے ہیں ادا حق ان کی مدحت کا سناتے ہیں زمانہ کو فسانہ ان کی عظمت کا

رہا کرتے ہیں سرخوش مدح اصحابِ رسالت میں

ودیعت ہے ازل سے یہ سعادت انکی قسمت میں

نوائے مدح پر تنہا نہ یہ جانِ حزیں صدقے
ملک صدقے، فلک صدقے، زماں صدقے، زمیں صدقے

نقوشِ صفحۂ قرطاس پر خلدِ بریں صدقے
صریرِ خامۂ جادید پر روح الامیں صدقے

کہ اس سے کوثر و تسنیم کے چشمے نکلتے ہیں۔"
صحابہ کی ثنا اور مدح کے نغمے نکلتے ہیں۔"

جناب سادھو رام، آرزو سہارن پوری

ہے صبحِ ازل صورتِ خندانِ محمد
اور شامِ ابد زلفِ پریشانِ محمد

ہر تار میں پوشیدہ ہیں اسرارِ دو عالم
اللہ رے یہ وسعتِ دامانِ محمد

کیا وصف لکھوں حضرت فاروقؓ و علیؓ کے
اک جسمِ محمد ہے تو اک جانِ محمد

جنت میں لئے بیٹھا ہوں کہ اک جنتِ دنیا
آنکھوں میں ہے تصویرِ گلستانِ محمد

اے آرزو بخشے گا خدا حشر میں مجھ کو،
ہندو ہوں مگر ہوں میں ثنا خوانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت مجروح سلطانپوری

تاریکئ باطل دور ہوئی جب نکلیں شعاعیں تاروں سے
اک نور کا منظر لہرایا اسلام کے سبزہ زاروں سے

فاروقؓ کی شوکت کے صدقے حیدرؓ کے عزائم کے قرباں
ان دونوں بزرگوں نے دنیا کو پاک کیا ہے خاروں سے

اجبار کا پنجہ آپہونچا، تجویز سگوں کی گردن تک
ڈرتا ہوں کہ پھر ٹپکے نہ کہیں کچھ گرم لہو تلواروں سے

عثمانؓ کی غیرت آنکھ میں ہے، صدیقؓ کا ہے نبضوں میں لہو

فرزند مسلماں بہلے گا، اب تیغوں کی جھنکاروں سے

اے قوم سُدھر کر خوں میں تجھے بالائے فلک لہرانا ہے

ایماں کی فضائے صامت میں اک نورِ یقیں بھر جانا ہے

حضرت خمارؔ لکھنوی

ایماں نبی پہ لائے امردوں میں سب سے پہلے
صدیق رضؓ کو یہ درجہ اللہ نے دیا ہے

زیرِ نگیں کیا ہے ایران کو عجم کو
نام عمرؓ کا ڈنکا ہر سُو بجا ہوا ہے

اللہ رے عدالت انصاف کی بھی حد ہے
ادنیٰ خطا پہ بیٹا مستوجب سزا ہے

حد بیاں سے باہر عثمانؓ کے ہیں فضائل
داماد مصطفےٰ نے اپنا انھیں کیا ہے

دو بیٹیاں بیا ہیں انکو نبی نے اپنی
کس کو نصیب ایسا عز و شرف ہوا ہے

دست علیؓ کو حق سے وہ قوتیں ملی ہیں
خیبر کے در کو تنہا جا کر گرا دیا ہے

پہلوئے مصطفےٰ میں شیخینؓ سو رہے ہیں،،

یہ ان کی دوستی کا حق سے صلہ ملا ہے

حضرت ماہر القادری

تیرے در پر جبہ سار روم و مدائن کا شکوہ
تیری ٹھوکر پر کچھا ور قیصر و کسریٰ کے تاج

اللہ اللہ تو نے لوٹے بوریئے پر بیٹھ کر
سرکشوں سے نذر لی اور بادشاہوں سے خراج

کفر و بدعت کی ترے آتے ہی نبضیں چھٹ گئیں
تیری دانائی نے پہچانا زمانہ کا مزاج

تیری سطوت کا یہ عالم ہے کہ تیرے نام سے
کفر کے دل میں ہوا کرتا ہے اب بھی اختلاج

اٹھ کہ پھر انصاف کی گردن تہِ شمشیر ہے
آ کہ پھر سائے زمانے کو ہے تیری احتیاج

حضرت حمیدؔ صدیقی لکھنوی

تصور میں کون آگیا اللہ اللہ
مرا دل دھڑکنے لگا اللہ اللہ

صحابہؓ کی انجم نما وہ جماعت
مقابل شہ دوسرا اللہ اللہ

اِدھر افضل الخلق صدیق اکبرؓ
حبیب حبیب خدا اللہ اللہ

اُدھر جان اسلام فاروق اعظم
نبوت کے راز آشنا اللہ اللہ

وہ عثمان رضؓ عفان بحر سخاوت
مجسم وہ حلم و حیا اللہ اللہ

شہید خلافت علیؓ شیر یزداں
وہ تاج سر اولیا اللہ اللہ

وہ اصحاب صفہ کی پرشوق نظریں
وہ دیدار بدرُ الدجےٰ اللہ اللہ

حمیدؔ آج کس دھن میں تو ہے غزل خواں
یہ ہے مرحبا مرحبا اللہ اللہ

حضرت ساجدؔ صدیقی لکھنوی

یہاں کا ذرّہ ذرّہ دلنشیں ہے
مدینے کی زمیں کتنی حسیں ہے

بہار گنبد خضریٰ نہ پوچھو
نظر میں جیسے فردوس بریں ہے

لقب جس کا ہے صدّیقِ معظمؓ
خلافت کا وہ نقش اولیں ہے

جواب حضرتِ فاروقؓ اعظم
کوئی پہلے نہ تھا اب بھی نہیں ہے

خریدی جس طرح عثمانؓ نے جنّت
ہر اک کو فخر یہ ملتا نہیں ہے

در خیبر کی جانب جا رہے ہیں،
علیؓ کے ہاتھ اب فتح مبیں ہے

نوازا دین کی دولت سے ہم کو
کوئی ان کے کرم کی حد نہیں ہے

ابو بکرؓ و عمرؓ عثمانؓ علیؓ کی
محبت حاصل دنیا و دیں ہے

حضرت اثیر کرسوی

کوئی صدیق سا پھر صاحب ایمان پیدا ہو
عمر سا پھر کوئی یارب جری انسان پیدا ہو

رگِ اسلام میں خونِ حمیت کاش پھر دوڑے
کہیں بار الٰہا پھر کوئی "عثمان" پیدا ہو

سمجھ بیٹھے ہیں دشمن کند ہیں مومن کی تلواریں
الٰہی ذو الفقارِ حیدری کی شان پیدا ہو

الٰہی جمع ہو بکھرا ہو شیرازۂ ملت
حسن کا مثل کوئی صلح کل انسان پیدا ہو

الٰہی پھر وہی شوکت ملے دین پیمبر کو
الٰہی پھر کوئی ابن ابو سفیان پیدا ہو

غلامانِ نبی پھر سے وہی قربانیاں سیکھیں
حسین آسا کوئی ذبح عظیم الشان پیدا ہو

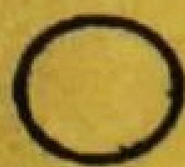
مسلماں پھر لہو سے سینچ دیں باغِ محمدؐ کو
بہارِ بے خزاں کا پھر کوئی سامان پیدا ہو

## ادارہ کی ایمان افروز کتابیں

| | |
|---|---|
| خلفاء راشدین اور امیرِ معاویہ | ۴۰ پیسے |
| شہادت سیدنا امام حسین | ۱۶ پیسے |
| بزمِ نعت و منقبت | ۲۵ پیسے |
| محرم اور تعزیہ | ۸ پیسے |

---

دالمنڈی کے کتب فروشوں سے بھی حاصل ہوسکتی ہے



مطبوعہ: سوارالسنی لیتھو الیکٹرک مشین پریس دالمنڈی بنارس، یوپی ۔